سوال

(135)پانی موجود ہونے کے باوجود پتھروں سے استنجاء کرنا جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پانی موجود ہونے کے باوجود پتھروں سے استنجاء کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں بلا کراہت جائز ہے بلکہ نبی ﷺ اور صحابہ کی اکثر عادت یہی تھی ۔ اور جو آپ کی سنت اور صحابہ کی سنت سے روگردانی کرتا ہے تو وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے ۔ گزشتہ سوالوں کے جواب میں دلائل گزرچکے ہیں مراجعہ کرلیں ۔

پانی اور پتھروں کا جمع کرنا کسی صریح حدیث میں آپ سے ثابت نہیں اور نہ ہی صحابہ سے ۔

اسی لیے صاحب السنن المبتدعات نے (ص :21) میں کہا ہے :پتھروں کے ساتھ استنجاء نبی ﷺ کے فعل سے ثابت ہے جس طرح کہ پانی کے ساتھ استنجاء ثابت ہے ۔

صحیح بخاری میں ابن مسعود سے رویت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے جانے لگے تو مجھے تین پتھر لانے کا کہا مجھے دو پتھر ملے تیسرا پتھر تلاش کے باوجود نہیں ملا ۔ تو میں ساتھ لید اٹھا کرلے آیا آپ ﷺ نے پتھر لے لیے اور لید پھینک دی ۔ اور فرمایا یہ پلید ہے ؛احمد اور دار قطنی نے یہ اضافہ کیا ہے اس کے علاوہ کوئی اور لا

اور بخاری میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا ؛''جو ڈھیلے استعمال کرتا ہے تو طاق استعمال کرے ۔

اور صحیح مسلم میں سلمان سے وراىت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چھوٹا پیشاب کوتے ہوئے قبلہ رخ ہونے سے منع فرمایا ہے اور داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے اور تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے اورہڈی ولید سے استنجاء کرنے سے بھی منع فرمایا ہے ۔ توڈھیلے استعمال کونا صحاح وسنن مسند احمد ومؤطا وغیرہ میں ثابت ہے ۔ نیز اقوال ائمہ سے اوراہل اسلام کے تمام طائفوں سے ثابت ہے ۔ امام ترمذی وغیرہ کہتے ہیں '' حدیث سلمان صحیح ہے اور یہ صحابہ اوران کے بعد اکثر اہل علم کا قول ہے کہ پتھروں سے استنجاء کفایت کرتا ہے اگرچہ اس کے بعد پانی سے استنجاء نہ کیا جائے جبکہ پیشاب پاخانے کے نشانات صاف ہوجائیں ۔ یہ سمجھ لینے کے بعد جاننا چاہیے کہ پانی کے باوجود پتھروں سے استنجاء کرنے کی نماز کو باطل کہنا بدعت اور جہالت ہے ۔ اور یہ باطل عقیدہ بہت سے علماء میں سرایت کرگیا ہے جسے دور کرنا ضروری ہے اور جو یہ کہتا ہے کہ ڈھیلوں سے استنجاء توپانی نہ ہونے کی صورت میں کیا جائے اس سے توبہ کرانی چاہیے اگر توبہ نہ کرے تو تعزیر دینی چاہیے ۔

امام مالک سے نبی ﷺ کا پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کا انکار منقول ہے جبکہ احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے ہوتا ہے توامام مالک کے انکار پر کان نہ دھرا جائے ۔

بعض وسویہ کے شکار برائے نام متعلمین نے نہایت تنگی کا مظاہرہ کیا ہے جو کہتے ہیں کہ اگ نمازی کے پاس نماز پڑھنے والے پر ہاتھ رکھدے جس نے ڈھیلوں کے ساتھ استنجاء کیا ہو تو اس کی نماز باطل ہوجائے گی ۔ کیونکہ اس کے زعم فاسد کے مطابق اس نے نجاست والے شخص پر ہاتھ رکھ دیا ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے قول فعل کے خلاف ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص306

محدث فتویٰ